رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۸ ستمبر ۱۹۱۶ء | نمبر ۳۶

گلدستہ اخبار

وزیر جنگ روس نے اخبارات کو ایک مضمون میں بتلایا ہے۔ کہ جرمنی کی فصل تباہ ہو چکی ہے۔

کیونکہ قلت کھاد کیوجہ سے فصل سرسبز نہیں ہو سکی جس سے جرمنی پر حالت تنزل طاری ہے۔

معلوم دیرس میں اسے تاریخی عدل و انصاف کا ایک شاندار کارنامہ خیال کیا جاتا ہے کیونکہ اس سے جرمنی کے اردگرد ایک زبردست محاصرہ قایم ہو جائے گا اور یونان بھی اتحادیوں کا ساتھ دیگا۔

۲۸ اگست کو یونان میں برطانوی فرانسیسی اور روسی سفیروں نے وزیر اعظم سے ایک اہم ملاقات فرمائی۔

آسٹریا کی ایک رپورٹ مظہر ہے۔ کہ اعلان جنگ کے بعد رومانیہ کی فوری غرض ٹرانسلوینیا (ہنگری) پر حملہ کی ہے۔

جھیل وان کے مغرب میں روسی پیشقدمی جاری ہے۔ جواب موسل کیجانب ترکوں کا تعاقب کر رہی ہے۔

اب معلوم ہوا ہے کہ زلزلہ کی حرکت انبالہ، دہلی، مہر ونار اور سہارنپور میں بھی محسوس کی گئی ہے۔

جہاں کہ کئی مکانات کو نقصان عظیم پہنچا ہے۔ شملہ میں بھی اس کی حرکت خوفناک تھی اسی طرح سرینگر سے بھی ہولناک زلزلہ کی حرکت محسوس ہونے کی خبریں موصول ہوئی ہیں ٭

خبر موصول ہوئی ہے کہ سیالکوٹ میں ہیضہ کی وبا نہایت زور شور سے پھیلگئی ہے۔

کانگریس کے پریذیڈنٹ کا انتخاب استقبالیہ کمیٹی بھی نہیں کرے گی۔ اب غالبا آل انڈیا کانگریس کمیٹی فیصلہ دیگی۔

اصل بات یہ ہے کہ لوگ مسز اینی بیسنٹ کو پریسیڈنٹ بنانا چاہتے ہیں۔ مگر دیکھنا چاہیئے کیا ظہور میں آتا ہے۔

مدراس یونیورسٹی کا سالانہ جلسہ تقسیم سندات ۲۳ نومبر ۱۹۱۶ء کو ہوگا سید بلگرامی ایڈریس پڑھینگے۔

خواجہ کمال الدین صاحب وکیل ۲۵ اگست کو پھر ولایت کو روانہ ہو گئے ہیں۔

آپ ولایت میں جا کر یورپین اقوام کو اسلام کی دعوت دینے کا فرض انجام دینگے اسلام میں احمدیہ جماعت کی سرگرمی قابل داد ہے۔ وہ جسے اچھا کام سمجھتے ہیں۔ عملی طور پر کر گزرتے ہیں۔

تار برقیات

لنڈن ۴ ستمبر - روسی سرکاری اعلامیہ میں درج ہے کہ علاقہ سیرٹرنی میں ہماری فوج دریائے شیرودینکا سے عبور کر گئی اور دشمن کا مورچہ لے لیا اور ۸۰ افسر اور ۴۶۲۷ آدمی پکڑ لئے۔

روسی کمیونیک راوی ہے۔ دشمن نے جو بارا نوچی کے جنوب مشرق میں ہم پر کئی حملے کئے اور دشمن کے سخت نقصان کے ساتھ پسپا کر دیئے گئے۔ ہم نے جنگل سے پرسٹاکی تک پہاڑیوں کا ایک سلسلہ لے لیا۔ اور سرحد ہنگری کی جانب بڑھ رہے ہیں۔ ۳۱ اگست اور ۳ ستمبر کے درمیانی عرصہ میں جنرل بروسیلاف نے ۳۸۵ افسر اور ۲۰۴۰۱۹ آدمی گرفتار کر لیے جن میں سے ۱۱ افسر اور ۱۳ سو آدمی جرمن ہیں اس کے علاوہ ان کے ۱۲ توپیں اور ۲۶ کلاں توپیں لے لیں۔ کوہ ٹیٹرا کے مضافات میں اور بالائی سیرتھ پر دلاڈیمیر وولنسکی کی سمت میں جنگ جاری ہے۔ ہم نے علاقہ اوگوٹ میں ۵۵۰ ترک گرفتار کر لیے۔ جھیل فرودگمل کے جنوب میں انگریزی مسلح موٹر کاروں کی کروں کے ساتھ سخت جنگ ہوئی۔

لنڈن ۴ ستمبر ڈیلی ٹیلیگراف کا کارسپانڈنٹ متعینہ ایتھنز کہتا ہے۔ کہ سال سے زیادہ کا عرصہ گذرا ہے۔ کہ ایم برانٹینو نے دول یورپ کے ایک شخص سے کہا کہ اگر رومانیہ جنگ میں شریک ہو گیا۔ اور میں اس وقت تک پریمیر رہا تو یقین جانو کہ چھ مہینے کے اندر اندر ہم فتح ہو جائینگے۔ مزید جنگ کی برداشت بلقان قومیں نہ کر سکینگی۔

لنڈن ۴ ستمبر ہر ہلن نے ہر ودون دکمینڈ کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ جنگ کم از کم ایک سال تک اور رہیگا آئندہ چند ہفتوں میں چھوٹی چھوٹی اصل معرکوں کی فوجی کامیابی پر خوشی سنائی جائے گی۔

لنڈن ۴ ستمبر مشرقی افریقہ کی خبر ہے کہ دار السلام مطیع ہو گیا ہے۔

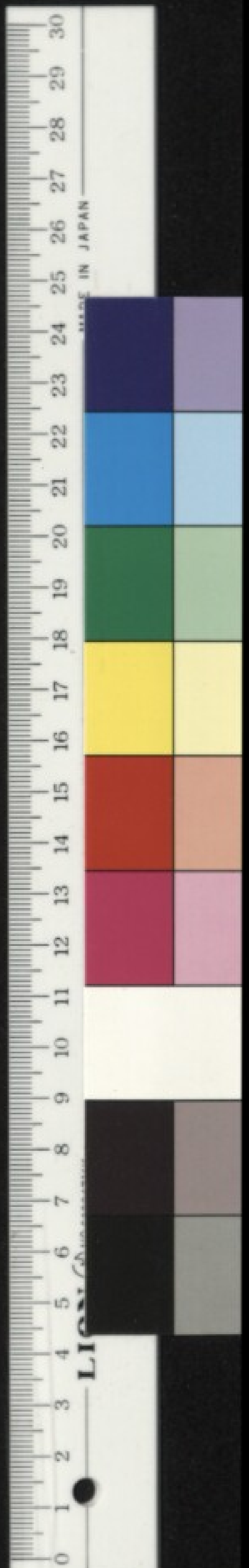
لنڈن ۴ ستمبر - سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے کہ اس صبح کے ۹ بجے دار السلام مطیع ہو گیا۔ ہماری بحری فوجیں ہماری ان فوجوں کے ساتھ ملکر جو باگا موجو اور سدنی سے آئی ہیں کام کر رہی ہیں وہ اب اس شہر میں موجود ہے

لنڈن ۴ ستمبر - ہم مروگورو کے جنوب میں جرمن کی بڑی فوج کا تعاقب کر رہے ہیں جنرل سموٹس کی خاص فوج کوہ ٹیوٹوگورو کے مشرقی ڈھلان پر ماٹومبو کے نزدیک ہے۔ چھوٹی چھوٹی فوجیں پہاڑیوں کے درمیان جنوب کی دباتی چلی جا رہی ہیں۔ جبکہ مغرب کی جانب ہمارے رسالے جنرل وان ڈیونٹر کے دوسرے ڈویژن کے ایک دستہ کے ساتھ ملکر کام کرتے ہیں دریائے دوآکا کے اوپر پاپایوں تک جنوب کی سمت دبائے چلے جا رہے ہیں۔ اور جو کیگومی تک پہونچ گئے ہیں۔ جنرل نارتھی نیو ایرنگا تک پہنچ گیا ہے۔ اور جینگے کو روانہ ہو رہا ہے۔ جہاں پر کہ تمام باقی ماندہ جرمن فوجیں پیچھے ہٹ جانے کی کوشش کر رہی ہیں۔

لنڈن ۴ ستمبر ایک کمیونیک میں اس سہ پہر کے وقت جنرل ہیگ خبر دیتا ہے۔ کہ کل کی لڑائی کا نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن کی مدافعانہ فوج رزمگاہ پر جس کے محاذ کا طول ۳۰۰۰ گز اور عمق اوسطاً ۸۰۰ گز ہے۔ ہم نے قبضہ کر لیا۔ جنگ بڑی شدید تھی۔ ہمارے ہراول سے ساتھ سخت مٹ بھیڑ ہوئی۔ اور دشمن بڑے بھاری توپخانہ کی آتشباری کے ساتھ بالمقابل حملے کئے۔ ہمارا ہراول عنقریب سب جگہ مظفر و منصور رہا۔ دشمن کے اکثر بالمقابل حملے جن میں اسکا بھاری نقصان ہوا کامل طور پر شکست ہو گئے۔ جو زمین فتح کی تھی۔ اس پر ہم قابض ہیں۔ ہم نے گنچی کا سارا گاؤں لے لیا تھا مگر بعد ازاں اس کا بڑا حصہ ہمارے ہاتھوں سے نکل گیا۔ اور ایک حصہ ہمارے ہاتھوں میں ہے اگرچہ سخت اور متواتر بالمقابل حملے رات بھر دشمن کرتا رہا۔ ابھی تک ۸۰۰ قیدی گرفتار ہو کر آچکے ہیں

لنڈن ۵ ستمبر برٹش کمیونیک میں مرقوم ہے فلیلمنٹ فرم کے شمال میں ہم نے زمین لے لی۔ اور اس خط کے ایک حصہ پر سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ دشمن نے بالمقابل حملہ کیا۔ اور موکٹ فرم کے شمال مغربی مورچے فتح کر لئے۔ مگر بہ آسانی پسپا کر دیئے گئے۔ سوائے اسبات کے کہ انکر اور سوم کے درمیان سخت گولہ باری ہو رہی ہے۔ کوئی اور بات قابل ذکر نہیں ہے۔

لنڈن ۴ ستمبر پیرس۔ اس سہ پہر کا کمیونیک راوی ہے کہ جو مورچے ہم نے لئے تھے ان پر دشمن نے کوئی بالمقابل حملہ نہیں کیا۔



ایڈیٹوریل نوٹس

خادم کی صورت میں مخدوم

پولس رسول کے علم مشاہدہ اور تجربہ نے جو یسوع مسیح اور خدا باپ کی طرف سے اُس کو حاصل ہوا تھا اور جس کا معائنہ اُس نے اپنی زندگی میں کما حقہ کر لیا تھا۔ وہ خداوند مسیح کی بابت یہ تھا کہ وہ خادم کی صورت میں مخدوم تھا۔ اور اُس کے اخلاقی معنی یہی ہو سکتے ہیں کہ اُس نے محبت کی لاثانی قربانی کی۔ اور اس سرائے فانی میں اُس نے اپنے اُس جلال اور سطوت اور اُس مساوات کو چھوڑ دیا جو وہ ازل سے باپ کے ساتھ رکھتا تھا۔ اور اگرچہ مسیح کی زمینی زندگی میں اُس کے اندر جسمانی طور پر الوہیت کا سارا کمال موجود تھا تو بھی (کلسیوں ۱۰:۱۲) جو فروتنی اور حلیمی مسیح نے اس دنیا میں ہوتے ہوئے ظاہر کی وہ اُس کی ازجہانی زندگی کا ایک خاصہ تھی۔ اور یہ فروتنی اور کچھ نہ تھی۔ مگر اُس کے الٰہی جلال کے اوپر ایک پردہ کا کام دیتی تھی جس کے سبب سے دنیاوی مزاج لوگوں نے اُس کو (مسیح کو) نہ سمجھا اور ٹھوکر کھائی۔ جو باپ کے ساتھ ایک ہے۔ وہ اس دنیا میں آنے کے سبب سے باپ سے کمتر تھا۔ اور خداوند کے مسیح ... ان الفاظ سے کہ باپ مجھ سے بڑا ہے۔ (یوحنا ۱۴: ۲۸)۔ خداوند یسوع مسیح کی طرف ذات انسانی مراد نہیں لے جا سکتی بلکہ کل مسیح بصورت خادم باپ کے ساتھ اُس کا باہمی رشتہ بالتخصیص یوں ظاہر ہوتا ہے کہ اُس کی الٰہی اور انسانی زندگی جو جہت میں بسر ہوتی رہی وہ فرمانبرداری کی صورت میں منکشف ہوتی رہی کیونکہ اُس کے بغیر کہنا کسی ربنج سے بھی درست اور موزوں نہ ہو سکتا کہ وہ ہمارے لئے ایک نمونہ چھوڑ گیا اور اُس کی فرمانبردارانہ ترقی اور انکشاف سے یہ سمجھنا چاہیے کہ اُس میں صرف ایک مرضی تھی۔ یعنی الٰہی مرضی۔ بلکہ انسانی مرضی بھی۔ اُس کی الٰہی اور انسانی مرضی کے انکشاف میں یہ دونوں مرضیاں ایسے طور پر علیحدہ علیحدہ اور صاف صاف واضح نظر آتی ہیں کہ ادنےٰ مرضی کو اعلیٰ مرضی کے ماتحت ہم بآسانی کر سکتے ہیں۔ اور اس طرح کامل فرمانبرداری کا اظہار ہو جاتا ہے "جیسا میں چاہتا ہوں ویسا نہیں ...... بلکہ جیسا تو چاہتا ہے ویسا ہی ہو" مسیح کے سامنے بھی ایک انتخاب اور پسندیدگی رکھی ہوئی تھی۔ اور اُس کی آزمائش اور جنگ محض نمائشی نہ تھے۔ مسیح نے صرف دنیا کے خلاف جنگ وجدل کیا۔ بلکہ اس دنیا کے اختیار والوں اور شیطانی طاقت اور ابلیس کی قدرت اور اختیار کے ساتھ لڑائی کی۔ ازجہانی تحریک اُس کے اندر پیدا اور جوش زن ہوئی۔ اُس نے اپنے اندر ان دنیاوی چیزوں کی طرف رجحان کا امکان بھی دیکھا اپنے آپ کو اس دنیا کا مسیح بنانے کا امکان پایا۔ یعنی ایک ایسی مسیحی بادشاہت قائم اور جاری کرنے کا میلان بھی پایا جس کی آرزو بہت لوگ کرتے تھے۔ (اعمال ۱: ۶) اس نے فی الحقیقت نشانیاں اور اچنبھے دکھلائے۔ کیونکہ قدرت کا کمال اس میں موجود تھا۔ اور وہ باپ سے اس امر کے لئے دعا کر سکتا تھا کہ باپ اُس کے لئے فرشتوں کے بارہ تمن بھیج دے (متی ۲۶: ۵۳) مگر یہ سارا کام اُس نے اپنی مشن کو مدنظر رکھ کر کیا۔ اور اُس کے معجزات کا اخلاقی مدعا ہمیشہ خدا کی بادشاہت تھا۔ اور وہ سب باپ کی مرضی سے کئے جاتے تھے۔

فرمانبرداری کا اعلےٰ معراج وہ دکھ اور جان کنی ہے جس کا متحمل خداوند مسیح گتسمنی باغ میں ہوا تھا۔ اور پھر صلیب جہاں پر اُس نے اپنے نجات کے کام کی تکمیل کے لئے اُس نے اپنی معجزانہ طاقت اور قدرت سے بالکل کام نہ لیا۔ اور نوشتوں کو پورا کرنے کی خاطر دکھوں کے اُس زینہ تک بھی پہونچ گیا جہاں خدا سے ترک کئے جانے کا احساس پیدا ہو گیا تھا۔ اور اگر مسیح اصالتاً اور ذاتاً جلال کا خداوند نہ ہوتا تو اس کی یہ فرمانبرداری اور تحمل ہمارے نمونہ کا اعلےٰ معیار بھی نہ بن سکتا اگر وہ محض انسان ہوتا جو اتفاقی دکھوں اور جان کنیوں کا حامل تھا۔ اور اگر اُس نے ساری تکالیف اور مصائب کو اخلاقی عالی حوصلگی کے ساتھ بطور ایک تقدیر مبرم کے برداشت کر لیا تو بھی وہ بلاشک قابل تقلید نمونہ ہوتا مگر اس حالت میں ہم محبت کے اس کامل نمونہ کی بابت بالضرور غلطی میں پڑ جاتے جو اب ہم مسیح میں دیکھتے ہیں۔ جبکہ ہم نجات دہندہ کے دکھوں اور مصیبتوں میں خدا کے انکار نفس کا نظارہ کرتے ہیں جس نے الوہیت کے مرتبہ کو چھوڑ دیا تھا۔ اور خادم کی صورت اختیار کر لی جو اُس کے اصلی مرتبہ کے مقابل میں تھا جو لوگ مسیح کو محض انسان تصور کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اخلاقاً اُس کی تعظیم اور عزت کرتے ہیں۔ وہ در اصل اخلاق کو نقصان پہنچاتے اور اُس کو کمزور کرتے ہیں۔ کیونکہ کہتے ہیں کہ مسیح محبت کے اعلےٰ ترین ظہور کا ذریعہ اور امکان

نہیں ہے۔ حقیقی اخلاقی اور انسانی نمونہ جو مسیح نے ہمارے لئے اس دنیا میں چھوڑ دیا ہے۔ اُس کی بنیاد وہ مخفی ذات الٰہی ہے جو اُس کی ہستی میں موجود تھی۔ اور اس نمونہ کی طاقت اور قدرت اس وقت زائل ہو جاتی ہے۔ جب ہم اس کو اس بنیاد سے جدا کر لیتے ہیں۔

پیغام رسانی کے لئے تیاری

مطالعہ پہلا: شخصی تجربہ

ہر ایک روزانہ تلاوت کا منشا یہ ہے کہ اُس شخص کی تصویر دکھائے۔ جس کو اپنی ہی زندگی میں نجات کا تجربہ ہو۔ اور جو خدا کی نجات بخش قدرت کو جانتا ... ہو۔ اُن کی خطا ڈھانپی گئی ہے۔ وہ ہولناک گڑھے میں سے نکالا گیا ہے۔ اُس نے اپنی پناہ اور طاقت خدا میں پائی ہے۔ وہ اسیری سے رہا کیا گیا ہے۔ وہ اندھا تھا مگر اب دیکھتا ہے۔ وہ مُردوں میں سے اُٹھایا اور پیدا کیا گیا ہے۔ خدا نے اس کو اپنے ارادہ اور فضل سے جو یسوع مسیح میں عنایت ہوا بچا لیا ہے۔ جو شخص ایسے تجربات میں سے گزر چکا ہے۔ وہ نجات دہندہ کی قدرت کا زندہ گواہ ہے۔ وہ اختیار کے ساتھ بول سکتا ہے کیونکہ اس نے اُس کے کلام کی قیمت اور قدر کو پرکھ لیا ہے۔

بحث کیلئے سوالات۔ مذہب میں شخصی تجربہ پر کیوں اس قدر زور دیا جاتا ہے؟ وہ کونسا سب سے عمدہ ثبوت ہے جو ہم مسیح کی قدرت کا دے سکتے ہیں؟ نجات کا تجربہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی مثل کیوں ہے؟

مطالعہ دوسرا۔ شخصی خصلت

یہ مطالعہ نہایت نزدیکی طور پر ماقبل کے مطالعہ کے ..... کے بعد آتا ہے۔ اور نفس الامر میں اُسی تصور کی دوسری صورت ہے۔ پہلے پیغام میں اُس زندگی کے نمونہ کا خاکہ دیا گیا ہے۔ جو نجات یافتہ شخص کو بسر کرنا چاہئے۔ متی ۷:۲۴ سے ۲۹ تک میں اُن اصولات کو عمل میں لانے کی ضرورت کی واضح تشریح کی گئی ہے۔ جو کسی آدمی کو ملے ہیں اور باقیماندہ مطالعہ میں اسی خیال کا بیان ہوا ہے تاوقتیکہ آدمی محبت کی وہ روح نہ رکھے جو اُس کے تمام کاموں میں ظاہر ہوتی ہے۔ تب تک اُس کی منادی میں زور نہیں آتا۔ ضرور ہے کہ روح اُس کی زندگی میں پھل لائے۔ اور ضرور ہے کہ جسم کے سارے کام خارج کر دیئے جائیں۔ وہ اپنی بلاہٹ کے مطابق ایسے طور پر چلے کہ وہ خدا کا پسندیدہ ہو۔ لازم ہے کہ وہ اپنی کل روشوں میں مقدس بنے۔ بلکہ ایسا مقدس جیسا کہ وہ ہے جس کی وہ خدمت کرتا ہے۔

بحث کے لئے سوالات۔ پاکیزگی اور مخصوصیت کے کیا معنی ہیں؟ مسیحیت کا اس قدر زور حقیقت خصلت (یا چال چلن) کے سوالات سے کیوں تعلق رکھتا ہے؟ اکثر مسیحیوں کے اپنی زندگیوں میں ناکام رہنے کا سب سے بڑا سبب کیا ہے؟ کیا مذہب ایک قیاسی امر ہے یا عملی؟ کیا مذہب امر تعلمی و فکری ہے۔ یا جس کے مطابق زندگی بسر کرنا چاہئے؟

مطالعہ تیسرا۔ کلام الٰہی کا عرفان

مطالعہ کے لئے بہ حیثیت مجموعی مختلف قرأت کے یہاں بتانے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ ۱۱۹ واں زبور کل خدا کے کلام مکتوب کا جاہ و جلال بیان کرتا ہے۔ مسیح کی آزمائش کے وقت کے بیان میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ وہی کلام ہمارے مالک (خداوند مسیح) کے لئے کیا معنی رکھتا تھا؟ یوحنا کی انجیل کے پہلے باب میں کلام مجسم کی آمد کا ذکر ہے۔ پولوس رسول کلام کو روح کی تلوار بتاتا ہے۔ اور تیمتھیس سے کہتا ہے کہ یہ کلام تعلیم اور ملامت اور راستبازی میں تربیت دینے کے لئے فائدہ مند ہے۔

مطالعہ کے اس کل سلسلہ کا مقصد یہ ہے کہ مختلف جماعتوں کے ممبران کو خدا کے زندہ کلام تک پہونچا دیا جائے۔ اور اُن کو اس قابل بنا دیا جائے کہ وہ اُس سے (یعنی کلام سے) محبت کریں۔ اور اس میں خوشی اور طاقت کا منبع اُن کو مل جائے۔ ہر ایک استاد اس بات کا یقین دلائے کہ اُس کی جماعت کے ممبران روزانہ تلاوتوں کا ہوشیاری کے ساتھ مطالعہ کیا کریں۔ اور اس کے معانی پر حاوی ہو جائیں

بحث کے لئے سوالات۔ ہم بائبل کو الہامی کتاب کیوں کہتے ہیں؟ الہام سے ہمارا کیا مطلب ہے؟ عہد عتیق کی تاریخ کا ہم کیا استعمال کریں؟ بائبل کی تشریح کرنے میں کونسا طریقہ ہمیں برتنا چاہئے؟ (ریورینڈ سکاٹ صاحب۔ انڈیا)

مسیح کی ضرورت شام کو

یوں تو ہمیں مسیح کی ضرورت ہر وقت اور ہر طرح میں رہتی ہے۔ اُس کے بغیر انسان کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ مگر شام کے وقت ہمیں اُس کی خاص طور پر ضرورت ہے۔ رات ہوتی جاتی اور تاریکی سر پر آ رہی ہے۔ چار سمت سے خطرات ہمیں محصور کر رہے ہیں۔ ایسی پُرخطر



حالت میں ہماری حفاظت اور آرام کے لئے خداوند مسیح کی اشد ضرورت ہے۔ رات کی تنہائی میں مسیح کی رفاقت اور حضوری اشد ضروری ہے۔ ہماری زندگیاں بے شمار تماشوں سے بھری پڑی ہیں۔ اور ہر شام کو ہمیں مسیح کی ضرورت ہے۔ زندگی کی ہر روز شام پڑتی جاتی اور تاریکی غفیض ہوتی جاتی ہے۔ اور اگر ایسی حالت میں مسیح ہمارے ساتھ مسکن گزیں نہ ہو تو ہم خطرات اور بے قراریوں میں مبتلا ہو جائینگے کوئی ہمارا مونس و مددگار نہ ہوگا۔ لیکن اگر وہ ہمارے ساتھ ہے۔ تو ہم نہ صرف محفوظ و امان ہی رہینگے۔ بلکہ اُس سے اصلی اور باقی خوشی بھی ہر وقت اور ہر لحظہ حاصل کرتے رہیں گے۔ اطمینان کے ساتھ سو جائینگے۔ اور خوشی اور شکرگزاری سے بھرے ہوئے تازہ دم ہو کر پھر صبح کو اُٹھیں گے۔ ہمارا دل شاد اور ہماری آنکھیں خوش ہونگی۔ ایک دن ہماری سبھوں کی زندگی کی شام آنے والی ہے۔ اور گور میں ہر سمت خاموشی اور سنسانی کا عالم چھا جانے والا ہے۔ ہماری سانس دم بدم کوتاہ ہو جائے گی اور دم رک رک کر آنے لگیگا۔ اور ہماری زندگی کا خاتمہ ایک نہایت طول اور تاریک وقت میں ہو جائے گا۔ اُس وقت ہمیں مسیح کی ضرورت پڑے گی۔ اور اگر اس وقت وہ ہمارے ساتھ رہنے کے لئے تشریف نہ لائے تو وہ تاریکی ہمارے لئے لابیان ہوگی۔ ہمیں اُس کی ضرورت ہے تاکہ سایہ کی وادی میں وہ ہمیں روشن اور منور کرے۔ ہماری یہ دعا ہونا چاہئے۔ کہ ہمارے ساتھ رہ۔ کیونکہ شام ہوا چاہتی ہے۔ اور اب دن بہت ڈھل گیا ہے۔ اس وقت اس کی تشریف آوری ہمارے لئے اپنے ساتھ نور اور خوشی لائے گی۔ آہ! کس مذہب اور کس ملت میں ایسی تسلی بخش اور دائمی دل خوش کن باتیں پائی جاتی ہیں جیسی مسیحی مذہب میں ہیں۔

سنیاسی مشن

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہم نے ۲۸ جولائی کے پرچے میں بعنوان **سنیاسی مشن** ایک مختصر سا مگر نہایت دلکش اور مفید مضمون سلسلہ مراسلات میں شائع کیا تھا۔ اور ساتھ ہی اپنے ایک نوٹ میں اس مشن کے لیڈر نرنجن بھارتی سے عرض کی تھی کہ وہ اپنی مشن کے مزید حالات اور دیگر امور سے مسیحی پبلک کو آگاہ اور واقف کرتے رہا کریں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بھارتی جی مہاراج نے ایک اور آرٹیکل نورافشاں کے لئے ارسال فرمایا ہے۔ جس کو ہم آج کے اخبار میں من وعن درج کرتے ہیں۔ اس کا عنوان یہ ہے **جگت گورو ناصری ناتھ کی بھارت ورش یاترا**۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ خداوند مسیح ہندوستان میں بھی تشریف فرما ہوئے تھے۔ اپنے مضمون میں ایک جگہ بھارتی جی نے لکھا ہے کہ جگت گورو ناصری ناتھ اپنے بال برہمچریہ اوستھا میں بھارت ورش میں پدہارے تھے۔ اور ایک جگہ فرمایا ہے کہ اپنی عمر کے پہلے ۱۲ برس اُنہوں نے بھارت ورش میں اپدیش اور سکھشا میں گزرانے۔ اور کہتے ہیں کہ اس بات کے اُن کے پاس بڑے پختہ ثبوت بھی ہیں۔ خیر کچھ ہی ہو۔ مگر انجیل سے تو یہی ظاہر ہے کہ بارہ برس کی عمر تک تو خداوند مسیح ناصرہ میں اپنی ماتا جی مریم ہی کے ساتھ رہے۔ اور ۱۲ برس کی عمر میں صرف ایک دفعہ اُن سے جدا ہوئے۔ اور یروشلم میں عالموں اور اکابر دین سے گفتگو کرتے رہے۔ ہاں اگر بھارتی جی یہ کہیں کہ اس ۱۲ سالہ عمر سے لے کر ۳۰ برس تک کے عرصہ میں مسیح خداوند ہندوستان میں آ کر اپدیش کرتے اور سکھشا دیتے رہے تو ممکن ہو سکتا ہے۔ اگر اس امر کا کافی ثبوت مل جائے۔ امید ہے بھارتی جی اس بات پر مزید روشنی ڈالکر مسیحی پبلک کو زیادہ ممنون اور خوش کرینگے۔ اور اگر یہ دعوے کافی ثبوت سے پایہ صدق کو پہنچ گیا تو ہندوستان کو فخر کی بڑی گنجائش ہوگی۔ اور اس کا حق ہوگا کہ وہ مسیح کو قبول کرے۔ اور اس سے نجات حاصل کرے۔

کنونشن میں آنے کا وعدہ تو کیا ہے بشرطیکہ اُن کے لیڈر اُن کو وہاں آنے کی اجازت دیں۔ اگر اپس منڈلی میں سے کچھ مہاتما کنونشن میں سیالکوٹ تشریف لائیں تو بڑا ہی فائدہ ہوگا۔ اور اگر آپ کی تشریف آوری سے بذریعہ نورافشاں بہت جلد مسیحی پبلک کو مطلع فرمادیں تو آپ کے درشن کے لئے بہت سے بھائی اس موقعہ پر آئیں گے۔ اور ضرور آئیں گے۔

دنیا مسیح کی جانب رجوع لا رہی ہے۔

امریکن ریویو آف ریویوز کے جون نمبر میں دنیا میں مسیحی مذہب کی بسرعت اشاعت کی بابت

ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جو مسیحی دنیا کی دلی مسرت، دلی اطمینان اور حوصلہ افزائی میں کم مفید اور دلچسپ نہیں ہے۔ اختصاراً بیان ہے کہ جنوبی افریقہ کے باشندے مسیح کی طرف ایسے رجوع ہو رہے ہیں جیسا کہ کبھی وقوع میں نہیں آیا تھا۔ میکسیکو کی کلیسیائیں خوب مستقل اور مضبوط ہوتی جا رہی ہیں۔ جزائر فلپائن میں پہلے کی بہ نسبت زیادہ مسیحی ہو رہے ہیں۔ جاپان میں جہاں مشنری کام کے لئے نہایت سخت دشواریاں اور بڑی بڑی مشکلات اور روکاوٹیں تھیں۔ اس وقت ایسی تحریک ہو رہی ہے۔ جیسی کہ کبھی نہ ہوئی تھی۔ کوریا میں بحساب اوسط فی گھنٹہ اٹھارہ آدمی مشرف بہ مسیحیت ہوتے ہیں۔ چین میں سات ہزار اعلےٰ افسر، اہل علم و فضل، اور حکام اور صاحبان ذی اختیار و مرتبت اب تک مسیح کی طرف رجوع لا چکے ہیں۔ اور اب بائبل کے مطالعہ کی جماعتوں میں درج رجسٹر ہو چکے ہیں ہندوستان میں مسیحی کامیابی نہایت غیر معین حالت میں ہے۔ مغربی ہندوستان میں جہاں ماس موومنٹس ابھی اپنے پورے عروج کو نہیں پہنچیں وہاں مسیحی مذہب ایسی سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ کہ موجودہ مشنیں اُن کی تعلیم کافی طور پر نہیں کر سکتی ہیں ۱۵۰۰۰ سے زیادہ درخواستیں بپتسمہ کے لئے درج رجسٹر ہو چکی ہیں۔ مگر بپتسمہ کے ذریعہ سے انہیں تا حال کلیسیاؤں میں شامل نہیں کر سکتے کیونکہ ان کی تعلیم کے لئے کافی گرجے۔ اور خادمان دین میسر نہیں آتے۔ اور ابھی تک درخواستیں لگاتار آرہی ہیں۔ تمام دیہات اور کل تعلقے مسیح کی طرف پھر رہے ہیں۔ چودھریوں نے حال ہی میں ایک کانفرنس میں اسبات پر اتفاق رائے کیا ہے کہ ہم اپنے اپنے دیہات کے باشندوں پر مسیحی اثرات ڈالنے سے دریغ نہ کریں گے۔ اور یہ شکر کی بات ہے۔ ہندوستان مسیح کو قبول کرنے کے لئے سنجیدگی سے تیار اور مستعد ہے۔ ہر ۵ منٹوں میں ایک مسیحی ہوتا ہے آؤ ہم دعا کریں اور ملکر کام میں بسر گرمی غرق ہو جائیں تا وقتیکہ ایک منٹ میں ایک مسیحی ہونے لگ پڑے۔

جرمنی کے نقصان کا اندازہ

(انگلستان) کا ایک سرکاری کمیونیک مظہر ہے۔ کہ صرف گزشتہ دو ماہ کے عرصہ میں جس کا آغاز روسی جارحانہ حملہ سے ہوا۔ دشمن کے نقصان کا اندازہ مشرقی اور مغربی ہر دو محاذوں پر ۷۵۰۰۰۰ سے کم جانوں کا نہیں لگایا گیا ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ ۳۸۰۰۰۰ آدمی اُس کے اسیر ہو گئے۔ اور ۳۷۰۰۰۰ آدمی زخمی اور ہلاک ہو گئے۔ ان میں سے ۲۰۰۰۰۰ آدمیوں کا مستقل نقصان ہے۔ دشمن کا جو نقصان اطالوی محاذ پر ہوا وہ اس میں شامل نہیں ہے۔ اسی عرصہ میں برطانوی فرانسیسی اور روسی فوجوں نے ۷۰۰ سے زیادہ توپیں اور ۱۵۰۰ کلدار توپیں لے لیں۔ جرمن نے جو ۲ اگست پر محاذ سوم پر انگریزی فرانسیسی نقصان کا اندازہ ۳۵۰۰۰۰ کا لگایا ہے اس میں اُس نے بہت ہی مبالغہ کیا ہے۔ اور یہ ایک معنی خیز امر ہے کہ دشمن اپنے نقصانات کی بابت کچھ نہیں کہتا موصول شدہ خبروں سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اٹلی سے آسٹریوں کی رجعت میں آسٹروی نقصان ۱۶۰۰۰۰ جانوں کا ہوا۔ مگر اس اندازہ میں جو دیدہ و دانستہ گھٹا کر لگایا گیا ہے غالباً ۱۰۰۰۰۰ کا اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ ماہ جون اور جولائی میں دشمن کا نقصان ایک ملین (دس لاکھ) جانوں کا بہ تفصیل ذیل ہوا یعنی ۳۸۰۰۰۰ آدمی اسیر ہو گئے۔ دیگر ۴۶۰۰۰۰ مشرق اور مغرب ہر دو محاذوں پر زخمی ہوئے اور کام آئے اور ۱۶۰۰۰۰ جانیں اطالوی محاذ پر کام آئیں اور زخمی ہوئیں۔ اور اگر اس میں وردن پر کے نصف ملین کے نقصان کا دو ماہ فروری سے مئی تک ہوا۔ اور دیگر محاذوں پر اور قطعہ دائروں پر جو ۱۰۰۰۰۰ جانوں کا نقصان اسی عرصہ میں ہوا اُن کا اضافہ کیا جائے تو واضح ہو جاتا ہے کہ ۱۹۱۶ء کے جارحانہ حملوں میں جو دشمن نے کئے اُس کا نقصان دو ملین (۲۰۰۰۰۰۰) جانوں۔ ہزاروں توپوں وغیرہ کا ہو چکا ہے۔

درختوں کی عمریں

(یو ایک قسم کا انگریزی درخت ہے) کے درخت جو ناربی پارک میں ہیں اُن کی عمر ۲۰۰۰ سال کی ہے۔ اسی قسم کا ایک درخت ڈارلی ڈیل گرجہ کے احاطہ واقعہ ڈربی شائر میں ہے۔ جس کی عمر ۲۰۰۰ سال کی یقین کیجاتی ہے۔ دیودار کے درخت ۲۰۰۰ سال تک زندہ رہتے ہیں۔ بلوط کے درخت ۱۵۰۰ اور زیتون کے درخت ۸۰۰ سال کی عمر تک پہنچتے ہیں۔ کیلیفورنیا کے بڑے بڑے درخت اس سے بھی زیادہ عمر کے متصور ہوتے ہیں۔



مراسلات

جگت گورو ناصری ناتھ کی یاترا بھارت ورش میں

پڑے تھے غش میں چونکایا بڑا ہو بیقراری کا
لگایا دامن غفلت میں دھبہ ہوشیاری کا

کیا ہی مبارک ہے وہ ملک کہ جس میں اہل قلم کی بدولت لوگ بیدار کئے جاتے ہیں۔ اس ہند میں اُردو زبان کا نور افشاں ہی ایک بے مثال پاسبان ہے جو اپنے فرائض منصبی کو ادا کر رہا ہے۔ اپنے ۲۹ جولائی سنہ رواں کے ایشو میں بصیغہ اڈیٹوریل "مسیحی سنیاسی مشن" اپنے عالمانہ خیالات مسیحی محبت سے موثر کا اظہار اس طرح پر کیا کہ جس کا اثر مسیحی سنیاسی مشن میں سونے پر سہاگے کا کام دے گیا۔ ہم لوگوں کو ہانٹا ایریلی کانفرنس میں ہمارے ریورنڈ لارڈ بشپ مہاشہ نے اپنے دست مبارک سے نور افشاں سے کے ایسا دیا کھیان دیا کہ ہماری مشن کے پرچارک۔ چیلن۔ پریسٹ اور ہائی پریسٹ سب کے سب لوٹ پوٹ ہو گئے۔ ہز ہولینس نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ سوامی نربھیانند بھارتی ایک چیلن ہونے کی حیثیت سے

ایسا بے کلیجہ کام کیا کہ جس کے کرنیکا استحقاق بلا مشتثنٰی سرکل لارڈ بشپ کے کسی کو مجاز نہیں کرشن کے نیم (قوانین) ہنگامہ مشن کے سکرٹ یا سیکریسی کا افشائے راز کرے۔ لیکن آج اس خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ کہ اب وقت آپہونچا ہے کہ پردہ اُٹھایا جائے۔ اور وہ ایکٹرس جو سج دھج کرکے بیٹھے ہیں۔ نکل کے سٹیج مقدس میں اپنے کرتبوں کو کر دکھا دیں۔ ہمیں اپنے تمام مقدسین کا دھیان اس جانب کھینچنے کے لئے سفارش کرنا پڑے گی۔ ہاں سوامی نربھیانند بھارتی کو اس قدر اجازت دی جاتی ہے کہ چند حالات جو ہمارے نیموں کو بھنگ نہ کریں۔ نور افشاں میں بھیج دیجئے۔ اب عنوان کی طرف رجوع ہوتے ہیں وہ سو ہنا۔

جگت کے آنبھ سے نہ کیول پالتیین ویش پرنتو کل سنسار جگت گورو "ناصری ناتھ" کے اوتار کی باٹ جوہ رہا تھا۔ جب سمئے پورا ہوا تب یہ اوتار ہوا۔ ہمارا بھارت ورش جسکی سرشٹی ذات براہمن ہے اور سنیاس کیول براہمن ہی کے لئے ہے۔ لکھا ہے کہ جگت گورو براہمن۔ براہمن گورو سنیاسی۔ سنیاسی گورو اوناشی۔ وہ سنیاسی مہاتما یوگی جو جل۔ پاشان۔ کاشٹ کی اُپاسنا نہیں رکھتے۔ اور دن رین گپھاؤں میں ساشٹانگ پڑے ہوئے ایسے اوتار کی راہ جوہ رہے تھے۔ جو سنیاس کے نیم انوسار ہو۔ جب ہمارے نشان سرتا (ندی) پرگھٹ ہوئے۔ تب ہماری منو کامنا پورن ہوئی۔ ہمارے بڑوں نے پربھو کی بال برہمچاری اوستھا دیکھی۔ پھر سنیاس اوستھا دیکھی۔ انت کو زبلی بگید (صلیبی موت) دیکھی جب گورو مہاراج بال برہمچاری تھے تب بارہ

برس کی اوستھا تک بھارت ورش میں ہمارے بڑوں کو درشن اور اپدیش دیتے رہے۔ ہماری مشن میں جن کو پوتر بشپ کی گادی کی سنگھاسن نشینی ملتی ہے۔ یہ پوتر جن اوسی گادی سے ہوتے ہیں جنہوں نے پربھو کا درشن نر روپ (انسانیت) میں کیا ہے۔ جگت گورو ناصری ناتھ کے بھارت ورش میں پدھارنیکے ہمارے یہاں بڑے بڑے پرمان (ثبوت) ہیں۔ جن کو پھر کسی سمئے مشن کے لیڈر ان کی آگیا سے پرگھٹ کیا جائے گا۔ ہم لوگ اپنے پربھو کے وید مقدس (رسولی بائبل) کا اپدیش اپنے مٹھوں میں سنسکرت میں دیتے ہیں۔ ہم لوگوں کے لارڈ بشپ و ہائی پریسٹ بھوج پتر پر لکھے ہوئے وید مقدس (رسولی بائبل کے قلمی نسخہ) رکھتے ہیں۔ ہمارے پرچارک و پریسٹ کاغذ پر لکھے ہوئے وید رکھتے ہیں۔ ہماری مشن کے ممبران کو وہ سنسکرت کا اولتھا (ترجمہ) پڑھنے کی آگیا نہیں۔ جو بائبل سوسائٹی نے سنسکرت میں کیا ہے۔ کارن یہ کہ پربھو کو پچھمی (مغربی) سروپ میں دکھایا گیا ہے۔ وہ بھارت ورش کے لوگوں کے لئے ٹھیک نہ ہوگا۔ دیکھئے پربھو کے وشنے (نسبت) میں لکھا ہے۔ کہ منہہ کے بل گر کے پرارتھنا (دعا) کی یہی ہمارے بھارت ورش میں سکھیا (تعلیم) ہے۔ ارتھات ساشٹانگ ڈنڈوت نہ کرسیوں اور بنچوں پر بیٹھے سر جھکا کے یہ واقعی اہل یورپ و امریکہ کے موزوں ہے۔ اُن پر اہل ہند کو کوئی اعتراض نہیں۔ باقی ہندی مسیحیوں کے حق میں یہ مثل صادق آتی ہے۔

کابل گئے مغل بن آئے بولت مغلی بانی
آب آب کر مرگئے دہرے سرہانے پانی

سلہ دیکھو صفحہ ۸ کالم پہلا نیچے کا حصہ۔

پیارے انڈین کرسچن بھایو آپ کا نقص دکھانا ہمارا کام نہیں۔ صرف آپ کی راہ میں جو خار ہیں انہیں دکھا دینا فرض ہے۔ دیکھئے بودھ کے مذہب میں ڈیوڈشن کی تعلیم نہیں تھی اسی وجہ سے ملک ہند سے ایسا نکالا گیا۔ کہ چین۔ جاپان۔ منچوریا۔ منگولیا اور سیام کو چلا گیا ورنہ جائیے موجودہ زمانہ کے فرقوں کو دیکھئے۔ مثلاً برہمو سماجی۔ دیو سماجی۔ آریہ سماجی۔ پرارتھنا سماجی وغیرہ وغیرہ ان سبھوں نے مغربی ڈھنگ اختیار کیا ہے۔ "بھارت دھرم مہامنڈل" سناتن دھرم ان کا دعوے سناتنی ہونے کا ہے۔ مگر رہی مغربی فیشن۔ کیا ان فرقوں کو بھارت ورش میں کامیابی ہوگی ہرگز نہیں۔ شاید آپ فرمائیں گے کہ آپ کے مشن میں چیلن پریسٹ ہائی پریسٹ بشپ یہ لفظ کیوں استعمال کئے جاتے ہیں۔ نہیں حضور ہمارے یہاں مذکورہ بالا الفاظ استعمال نہیں ہوتے محض آپ کے سمجھنے کے لئے قلم بند کئے گئے ہیں **مسیحی سنیاسی مشن** یہ نام صرف مسیحی دنیا کے خیال شریف میں آنے کے لئے ہے ہمارے یہاں کسی قسم کی بدعت جاری نہیں۔ بائبل کے ترجمہ میں ایک حرف یا نقطہ کا فرق نہیں۔ بیشک اپنے منجی کو جیسا وہ ایشیائی تھے اور ہیں اسی سروپ میں بھارت باسیوں

کے روبرو پیش کرتے ہیں۔ مغربی طور طریق کو برا نہیں کہتے۔ مگر بھارت ورش کے لئے درست نہیں ہے

مسیحی مہنت سندر سنگھ درویش کامل

آپ کا آرٹیکل "نورافشاں" مطبوعہ ۱۱ اگست وقعت کی نگاہوں سے دیکھا گیا۔ صفحہ ۸ کالم اوّل پہلی سطر میں آپ فرماتے ہیں "التماس ہے کہ کب تک انبیاء کی طرح غاروں میں چھپے رہیں گے" پیارے مہنت جی سمئے نکٹ ہے کہ بہت شیگرہ ہم سب پرگھٹ ہوئے جاتے ہیں۔ سنتوش رکھئے حضرت یہ آپ ہی کے فہم و فراست کا نتیجہ ہے۔ کہ پہلے پہل ہم بذریعہ اخبار "کرسچن ورلڈ" کے سامنے پردہ سے باہر نکلے۔ بعد ازاں اڈیٹر صاحب کے ریمارکس نے ہماری مشن میں آتش شعلہ زن کر دی۔ اب پرارتھنا کیجئے کہ وہ دن جلد آئے کہ ہمارے لیڈران مشن کے سدھانتوں کے اظہار کی اجازت دیں

سیالکوٹ کنونیشن کی شرکت کا نمتر

(دعوت) دھنباد کے ساتھ گرہن کیا گیا۔ آپ کے متر (دوست) سوامی مہاتما یوگی۔ مہارشی آپ کو پرارتھناؤں میں سمرن رکھتے ہیں۔ اب نویدن یہ ہے کہ آپ سنگھ ہی بنے رہئے۔ کارن پربھو کی بھیڑوں کو پھاڑنے والے بھیڑیئے اس بیابان (جنگل) میں بے شمار پھر رہے ہیں۔ ان کو مغلوب کرنے کے لئے "سنگھ" (شیر) کی اشد ضرورت ہے۔ خصوصاً صوبہ پنجاب کے لئے اب رہا کنونیشن۔ پیارے مہنت جی! اگر ہمارے لیڈران نے ہم کو آگیا دی تو اوشیہ آوینگے ورنہ آتما (روح) سے آپ کے درمیان ہونگے۔ منترا آپ سے یہ راز مخفی نہیں کہ ہمارا مشن روپیہ کے بھروسہ نہیں بلکہ پرارتھنا کے ذریعہ چل رہا ہے۔ ہم لوگ مغربی مشنوں کے لئے بلاناغہ دعا کرتے ہیں۔ مغربی مشنری صاحبان نے ملک ہند پر وہ احسان کیا ہے کہ اگر ہم ہزار زبان سے شکریہ ادا کریں تو بھی کافی نہ ہوگا۔ جب تک آفتاب مہتاب قائم ہیں فارن مشنریز کے لئے ملک ہند مشکور رہیگا۔

ہمارے فارن مشنریز نے بھارت ورش میں جس جانفشانی اور عرق ریزی سے کام کیا ہے۔ وہ سب آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ اس ورش کی ان رذیل اقوام کو جنہیں اعلیٰ درجہ کی ذات کے لوگ چھوتے تک نہیں تھے اونہیں کلیسیا میں شامل کر کے عرش معلیٰ تک پہونچا دیا۔ غرضکہ دین دنیا دونوں بنا دیئے "سالویشن آرمی" نے گجرات (احاطہ بمبئی) کے ڈھیڈھ جیسے پنجاب میں چوہڑے ہوتے ہیں، لوگوں میں اپنا کام کھولا وہاں وہ لوگ "مکتی فوج" میں میجر اور اسٹاف کپتان کے عہدوں پر سرفراز کئے گئے ہیں۔ اور میتھوڈسٹ مشنریز کو چماروں کے درمیان خوب کامیابی ہوئی "فرینڈس مشن" کو بھی رذیل اقوام کے درمیان عمدہ موقعہ حاصل ہوا۔ اس سے ہماری مراد یہ نہیں کہ انڈین کرسچن لوگوں میں اعلےٰ درجہ کی اقوام کے مسیحی نہیں۔ ہاں ضرور ہیں۔ ہماری مشن کے درمیان ڈاکٹر ڈف کے کالج کے بہت پھل ہیں۔ ان کے بہت سے ساتھی آپ کی مشنوں میں تھے اور ہنوز ہیں۔ بڑے بڑے راجہ مہاراجہ سردار مہنت۔ راج گرو وغیرہ نے آپ کی مشنوں کی بدولت اس زندگی کے مالک سے قرب حاصل کیا۔ پر جو آپ کے کام پر افیسا اور یہی "مسیحی سنیاسی مشن" نے ان اعلیٰ درجہ کے سنیاسی۔ یوگی۔ مہاتما۔ مہارشی۔ برہمن۔ چھتری۔ ویش لوگوں میں اپنا کام کیا جنہیں

سلہ یہاں امرت کی جگہ آدبھت یعنی عجیب درست ہوگا۔ امرت کا لفظ درست نہیں۔ کیونکہ تس بلی کے سبب سے تو اُس بیچارے نے پران بھی تیاگ دیئے۔ امرت کیسے ہوئی۔ اَدبھت ضرور تھی جس کو لوگ سمجھ نہ سکے۔ (ایڈیٹر)

فارن مشنریز کے ہاتھوں پڑنا اچھا نہیں معلوم ہوتا تھا۔ ہمارے مشن کے گرہست ممبران کالجوں اور مشن انسٹی ٹیوشنوں کے پروفیسران ہیڈ ماسٹر۔ گریجوایٹ۔ انڈر گریجوایٹ اور طلبا مشن کالجوں و سکولوں کے ہیں۔ گو ان لوگوں نے مغربی تعلیم اور ہولی بائبل کا مطالعہ کیا۔ مگر بہت سی ایسی ٹھوکریں دیکھیں (ان ٹھوکروں کا ذکر کرنا مناسب نہیں) جن کی وجہ سے بپتسمہ پانے سے باز رہے۔ انہیں ہماری مشن نے گود میں اٹھا لیا۔ اور پربھو جگت گرو ناصری ناتھ کا درشن مشرقی ڈھنگ پر کرا کے جل سنسکار (بپتسمہ) دے کے اپنی منڈلی کے گرہست ممبروں میں شامل کر لیا بہت سے سرکاری۔ غیر سرکاری ملازمان ریلوے تاجران۔ زمینداران۔ روسائے اعظم۔ والیان ریاست ہائے دیسی علماء و فضلا وغیرہ وغیرہ۔ بھارت ورش کے ہماری مشن میں شامل ہیں۔ ہمارے یہاں لٹ بپ سے لے کر آرڈوزی کیتھی کسٹ تک تارک الدنیا۔ درویش (مسیحی سنیاسی) ہیں۔ ہمارے گرہست ممبران ہم لوگوں کی خدمت میں ہر دم حاضر رہتے ہیں۔ ہمارے مشنری لوگ انہی کلام مقدس کی ان لوگوں کو زیارت کراتے ہیں اور من لگی پر جاتے ہیں جس روز ہمارے یہاں جگت گرو کا جھنڈا اونچا ہوتا ہے اس روز (سپتہ ان کرتا (شفیع) کے بلیدان اور نربلی یگیہ (کفارہ) کا بیان سنسکرت میں پڑھ کے لوکل زبانوں میں ایسے سرمن دیتے ہیں کہ در و دیوار گریہ و زاری کرتے ہیں (یہ نوبت عشائے ربانی کے روز ہوتی ہے) بعض اوقات ایسے موثر موقعے ہوتے ہیں کہ ہمارے گرہست ممبران زن و فرزند چھوڑ کے ہمارے پیچھے لگ لیتے ہیں:

عزیزو! ہم لوگ "ایسٹ یا مک مرایسٹ" جگت گورو ناصری ناتھ کے اپدیشنگ میں جو بچہ یہ اوستھا (اوائل عمر) میں بھارت ورش میں پدھارے اور ہمارے بزرگان دھاویان کو اپنی زیارت اور اپدیش سے شرف بخشا جس کے لئے آج ہم کو یہ فخر ہے کہ جگت گورو ناصری ناتھ نے پہلے پہل بھارت ورش کی یاترا کی۔

اگر کسی صاحب کی شان میں کچھ ایسا ویسا نکل گیا تو ہمیں پربھو کے مبت چھمارین ہیں جو اپنی چرار بختاؤں میں آپ سب کو شب و روز یاد کرینگے پربھو ناصری ناتھ کا انوگرہ۔ پرمیشور پتا کا پریم۔ پوتر آتما کی سنگتی ہم سب کے ساتھ اب سے انت تک ہووے۔ (تتھا استو)

راقم۔ سوامی زبھیانند بھارتی۔ اچھا پور۔

سیالکوٹ کنونشن

(از ۲۸ ستمبر لغایت ۲ اکتوبر ۱۹۱۶ء)

ہمارے عیسائیوں کو جو مسیح کی گرت میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ اور نیز ہندو اور مسلمان بھائیوں کو جو خداوند یسوع مسیح کی بابت جاننا چاہتے ہیں دعوت دیجاتی ہے کہ اپنے روحانی فائدہ کے لئے آپ خود اور اپنے احباب کو ہمراہ لا کر کنونشن کو رونق بخشیں۔

خاصکر عرض کیجاتی ہے کہ ۱۶ ستمبر بروز سنیچر کو خاص دعا کے لئے مخصوص کریں۔ اور اس دن کے بعد جہاں ہو سکے پاسبان اپنی کانگریگیشنوں میں۔ اور منادا اپنے گاؤں میں دعائیہ جلسے ہر روز فراہم کیا کریں۔ اور مفصلہ ذیل باتوں کو مد نظر رکھ کر دعا کیا کریں:-

(۱) صبح کی بائبل سٹڈی کی میٹنگوں کے واسطے مضمون "ہمارے بادشاہ اور اس کی آمد"

(۲) مختلف میٹنگوں اور ان کے لیڈروں کے لئے۔

(۳) شام کے اجلاس اور ان میں جو بولنے والے ہیں ان کے لئے۔

(۴) کنونشن کے میر مجلس اور کمیٹیوں کیلئے۔

خاص دعا کرتے رہیں کہ تمام لوگ جو کنونشن پر تشریف لا دیں ان کو پاک روح کی معموری حاصل ہو۔ اور وہ خداوند یسوع مسیح کے موثر اور سرگرم شاہد بن جائیں۔

نوٹ۔ خوراک اور رہائش کے لئے مفصلہ ذیل پتے پر دریافت کریں۔

پادری جے۔ اے مکالی سکرٹری کنونشن گوجرانوالہ

جناب من: مندرجہ ذیل عبارت کو اپنے اخبار میں شائع فرما کر مشکور فرما دیں۔

ایک طالب صداقت کی صدا

میں ۳ ماہ سے جالندھر۔ گوجرانوالہ۔ امرتسر وغیرہ مشن سکول کے منیجروں سے بذریعہ خطوط یہ درخواست کر رہا ہوں کہ میں برضا و رغبت دلی بپتسمہ لینا چاہتا ہوں۔ مگر افسوس ہے کہ کسی طرف سے صدائے برخواست والا معاملہ ہوا۔

اب اس مضمون کے ذریعہ درخواست کیجاتی ہے کہ اگر کوئی مشن سوسائٹی مجھے بپتسمہ دیکر اپنے یا کسی دوسرے مشن سکول میں ملازم رکھ لے تو مجھ سے بذریعہ خط و کتابت کرے۔ اردو میں ہو یا انگریزی میں:

ایک منشی فاضل معرفت نور افشاں

تثلیث فی التوحید

گزشتہ دو پرچوں میں دس امور بیان ہو
چکے ہیں (۱) اگر خدا تعالیٰ کو واحد محض مانا جاوے
تو یا وہ عالم کثرت نہ ہوگا یا علم صفت منتفی ہوگی
(۲) اگر ہر کثرت کا مفہوم حادث ہو ازلی نہ ہو تو
ہر وحدت کا مفہوم بھی حادث ہوگا۔ (۳) واحد
محض مفروض عقلی ہے۔ (۴) اگر کثرت محض
نقص ہے تو وحدت محض بھی نقص ہے۔ (۵)
اگر ذات واجب تعالےٰ کثیر ہونے سے معروض للعدد
ہوتی ہے تو واحد ہونے سے بھی معروض للعدد
ہوتی ہے (۶) ذات واجب تعالےٰ کا مفہوم
جزئی ہونے سے شرکت فی الوجوب لازم آتی
ہے۔ اور کلی ہونے سے وحدت محضہ باطل ٹھہرتی
ہے۔ (۷) واحد محض ناممکن ٹھہرتا ہے۔ کیونکہ کثرت
صفات عین ذات وحدت محض کے خلاف ہے
ہے۔ اور واحد محض عین کثیر محال ہے۔ (۸) واحد
محض سے مصدریت ایک سے زائد کی ممتنع ہو
(۹) کلام اور حیات صفات نہیں بلکہ اقانیم ہیں۔
(۱۰) اقنوم اول و ثانی دنیوی باپ بیٹے کے تعلق کی
مثال بے مثل ہیں۔

یہ پرچہ میں ذیل کی باتیں آئیں گی۔
(۱) اوّل لامحدود کو واحد محض یا کثیر محض کہنا
جائز نہیں (۲) وحدت وکثرت دونوں امر اعتباری
ہیں (۳) وحدت کے مفہومات۔

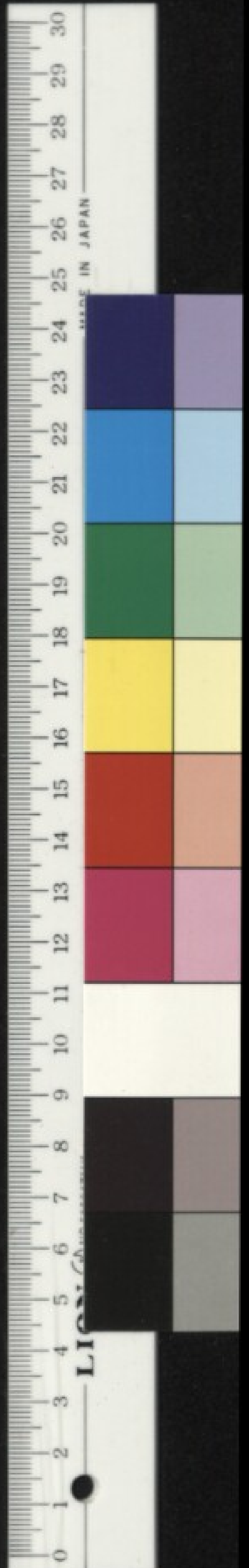
جو لوگ ذات واجب تعالیٰ کی کثرت محضہ
یا وحدت محضہ کے ساتھ تقیید کرتے ہیں۔
فی الحقیقت سخت غلطی پر ہیں۔ اور اس ذات
لامحدود کو مقید و محدود ٹھہراتے ہیں۔ کیونکہ
واحد اور کثیر معقولات ثانی سے ہیں۔ یعنی دوسری
مرتبہ تعقل میں حاصل ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ ہم
پہلے کسی شے کا تعقل کرتے ہیں۔ اور بعدہ اس
کے واحد یا کثیر ہونے کا۔ پس جب تک کوئی شخص
اس محیط کل ولامحدود کو محدود عقل اور حیطۂ ادراک
میں نہ لے آوے اس کے واحد یا کثیر ہونے کا
دعوےٰ نہیں کرسکتا۔ یا بالفاظ دیگر خدا تعالےٰ
شانہٗ کو واحد یا کثیر کہنے کا دعوےٰ مبنی ہے اس
امر پر کہ اسے انسانی عقول و افہام کے دائرہ میں
محدود و محاط مان لیا جاوے۔ لیکن بنا کا بطلان
مسلم ہے پس مبنی ضرور باطل ہے۔

دلیل اس امر کی کہ وحدت وکثرت دونوں
اعتباری ہیں۔ اور وہ خارج میں ذاتاً متحقق نہیں۔
بلکہ علم ان کا موقوف ہوتا ہے اس شے کے علم پر
جس سے ان کا قیام ہوتا ہے یہ ہے کہ اگر وحدت و
کثرت دونوں امر اعتباری نہ ہوں۔ بلکہ موجود فی الخارج
ہوں تو تسلسل لازم آتا ہے۔ جو باطل ہے۔ اور بطلان
لازم سے بطلان ملزوم ضروری ہے۔ بیان ملازمت
یہ ہے کہ اگر وحدت موجود فی الخارج ہو تو دو حال
سے خالی نہ ہوگی۔ یا واحد ہوگی یا کثیر۔ اگر کثیر ہوگی۔
تو لازم آئیگا کہ شے اپنے منافی سے متصف ہو۔
کیونکہ کثرت منافی وحدت ہے جب کثیر ہونا باطل
ہوا۔ تو واحد ہوگی۔ اور اس کے لئے ایک اور وحدت
ہوگی جو موجود فی الخارج ہوگی۔ اور اس میں پھر
وہی کلام ہوگی۔ یہاں تک کہ تسلسل لازم آئیگا۔ اور
کثرت کا موجود فی الخارج ہونا اس طرح باطل ہے
کہ اگر کثرت خارج میں موجود ہوگی تو یا تو وہ ہر ہر اجزا
محل سے قایم ہوگی۔ یا بعض اجزا محل سے۔ بر
تقدیر ثانی لازم آئیگا کہ کثیر واحد ہو اور بر تقدیر
اوّل دو فساد لازم آئینگے۔ اوّل یہ کہ واحد کثیر ہو جائیگا
دوم یہ کہ عرض واحد کئی محال سے قایم ہوگا۔

اظہر ہے کہ کثرت یا وحدت کا مفہوم دو یا
زیادہ متمائز اشیاء کے تقابل سے ہوتا ہے۔ جہاں
تمیز مفقود ہے۔ وہاں کثرت و وحدت نابود۔ اسی
لئے عدم محض پر وحدت یا کثرت کا حکم نہیں لگا
سکتے۔ کیونکہ عدم محض میں یہ شرط یعنی تمائز نہیں
اگر عدم محض کو کسی معنی میں واحد یا کثیر کہنا درست
ہوسکتا ہے تو صرف بہ تقابل اس کے نقیض لا
عدم یعنی وجود کے۔

پس کسی موجود پر واحد یا کثیر ہونے کا اطلاق
بہ تقابل اس کے کسی متغایر و متباین کے ہی
ہوسکتا ہے۔ عام اس سے کہ ان کا باہمی تغایر و
تباین مشہوری ہو یا حقیقی۔ بنا برین کوئی واحد یا
تو اس حیثیت سے واحد ہوگا۔ کہ وہ اپنی نوع کے
کثیر افراد میں کا ایک فرد ہے۔ ایسے واحد کو واحد بالشخص
کہیں گے۔ اور یا وہ واحد واحد بالنوع ہوگا۔ اور
جو واحد بالنوع ہے وہ کثیر بالشخص ہے۔ یا وہ
واحد بالجنس ہوگا۔ اور ہر واحد بالجنس کثیر بالنوع
ہے۔ وحدت کے اس مفہوم کی جو بہ تقابل
موجودین حاصل ہوتا ہے۔ یہی تین حیثیات ہیں۔ اور
اعیان ثابتہ میں یہی وحدتیں متحقق ہیں۔ لیکن ذات
واجب تعالےٰ شانہٗ کی وحدت ان تینوں مفہوموں
سے منزہ ہے۔ کیونکہ واحد بالشخص ہونے سے لازم
آئیگا کہ وہ کسی کلی نوعی کی طرف مضاف ہو۔
جیسا کہ مبرہن ہوچکا۔ اور ایسا ہی واحد بالنوع اور
واحد بالجنس ہونے سے مشارکت و مجانست
ذات پاک لازم آتی ہے۔

(۲) وحدت کا وہ مفہوم جو بہ تقابل موجود
و معدوم حاصل ہوتا ہے۔ اس کے دو اعتبار
ہیں یا تو واحد اس اعتبار سے ہوگا کہ واحد



موجود بوجوب ہو۔ اور غیر اس کا ممتنع ہو۔ اور یا ذہن اعتبار ہوگا کہ واحد موجود بوجوب ہو اور غیر اس کا موجود بہ امکان خاص ہو بیکن بقیل یا مفتی یا فقر کیا اس کا ممتنع ہو۔ اعتبار اول تو باطل ہے کیونکہ غیر واجب سبحانہ بہت سی ممکن ہستیاں ہیں۔ اور جو لوگ وحدت وجودی کے قائل ہیں قول اُن کا باطل ہے کیونکہ جو کچھ وہ کہتے ہیں۔ وہ مکابرہ بمقابلہ بدیہی اور تحکم محض ہے پس سوائے اعتبار ثانی کے اور سب مشہور خلاف شان واجب تعالیٰ عز اسمہ ہیں۔ ذات الوہیت تعالیٰ وحدہ لاشریک لہ کو انہی معانی میں واحد مسیحی مذہب میں مانا جاتا ہے۔ اور یہی صراط مستقیم ہے نہ تو اس میں افراط یعنی کثرت محض ہے۔ جیسے ترمورتی میں۔ اور نہ اس میں تفریط یعنی وحدت محض ہے جیسے احدیت میں۔ خاکسار۔ عبدالحق لودیانہ

غزل

(رد طرح مصرعہ مسٹر ثاقب۔ لودھیانوی)

آئینہ خود جلوہ آئینہ ساز ہے۔

میں بے خبر ہوں اور تو دانائے راز ہے
رحمت سے اُس کو جو دل میں آز ہے۔

بے باپ اس جہاں میں پیدا ہوا مسیح
یہ بھی تو ایک کاریگری کارساز ہے تو۔

ایلی ایلی جب کہا عیسے نے تو نے کی مدد
آسمان پر لے گیا تو اسیں مضمر راز ہے

پیروی جبتک کروگے تم نہیں انجیل کی
نامناسب خون عیسے پہ تمہارا ناز ہے

اے مسیحو کان دھر کے سن لو اعظم کی صدا
مغفرت توبہ سے چاہو باب توبہ باز ہے۔

تو بھی طبیب ہوئی طبیب سے ظاہر ہوگئی
جو نہیں تائب ہے وہ ابلیس کا دمساز ہے

مشتاق محو ہوگیا صنعت میں یار کی۔
آئینہ بکر جلوہ آئینہ ساز ہو

مصنفہ مشتاق علی سب انسپکٹر ریلوے پولیس
داود ضلع لاڑکانہ ملک سندھ

اشتہار ۴/

اطلاع دیجاتی ہے کہ لودیانہ پریسبٹری کا آئندہ جلسہ دیرہ دون میں بروز بدھ وار بتاریخ ۱۲ اکتوبر سنہ حال بوقت ۲ بجے بعد دوپہر منعقد ہوگا۔ کلیسیاؤں کے پاسبان اور ڈسٹرکٹ مشنری صاحبان از راہ شفقت مندرجہ ذیل نقشہ جات پر کرکے میرے پاس ۲۰ ماہ حال تک انبالہ چھاؤنی ارسال کریں تاکہ میں بھی اپنے نقشے بروقت تیار کرسکوں۔ (۱) تعدادی نقشہ۔ (۲) کیفیت نامہ (۳) تعداد روپیہ بشارت، رجسٹری سنڈ، جنرل اسمبلی اور پاسبانی کے لئے۔

کلیسیا کا خادم۔ پی۔ سی۔ اپل۔ ڈگشی۔

ضرورت ۲/

سکاٹ لینڈ مشن کی کلیسیا کے متعلق سیالکوٹ کے محمڈن گرلز سکول کے لئے ایک مسیحی جونیر یا سینیر سند یافتہ استانی کی ضرورت ہے۔ کل درخواستیں منیجر سکول ہذا کے پاس بھیجی جائیں۔

منیجر محمڈن گرلز سکول۔ سکاچ مشن سیالکوٹ

غور طلب۔ نورافشاں کو قلمی امداد سے فراموش کرنا کیا معنے رکھتا ہے۔

ضرورت ۳/

ہم کو ایک تجربہ کار ٹرینڈ استانی ریذیڈنس کی ضرورت ہے جو اپر پرائمری گرلز اسکول میں تعلیم دے سکے۔

درخواست کنندگان عرضی کے ساتھ نقول اسناد بھی روانہ کریں۔ اور یہ بھی بتلادیں کہ کتنی عمر ہے۔ اور کیا تنخواہ لیں گے۔

درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہییں:-

جنرل سکریٹری، پنجاب سالویشن آرمی فیروزپور روڈ۔ لاہور۔

بھگوانس عرق عنبر مرکب

مصفیٰ خون خارش پھوڑہ پھنسی ناسور گنٹھیا کے سفید سیاہ داغ اور دیگر تمام جلدی بیماریوں کیلئے اکسیر ہے قیمت فی بوتل عہ فہرست سرٹیفکیٹ درخواست پر مفت۔ نوٹ مفصلہ ذیل شہروں میں ہمارے ایجنٹوں سے بھی خرید سکتے ہیں بنوں کوہاٹ ڈیرہ ایبٹ آباد حضرو حسن ابدال کیمل پور گجرخاں جہلم گجرات بھیرہ رمیرہ جلالپور خانقاہ ڈوگراں وزیرآباد سیالکوٹ جموں جھنگ گھمیانہ گوجرانوالہ لاہور پٹیالہ جالندھر لودیانہ المشتہر بھگوان پنساری راولپنڈی

ہر قسم کا کپڑا منگوائیے

لودیانہ کا لٹھا ۴ گرہ سے لیکر ۲ گز تک تولیہ سفید یا چارخانہ فی ۴ ۶ ۸ ۱ رومال دیسی و ولائتی ہر رنگ مع سے ہر قسم دریاں پلنگ مضبوط عمدہ ہر رنگ فی عہ سے للعہ تک لنگی شری عمدہ ۸ سے ۱۲ تک جرابیں عہ سے ... علاوہ جس چیز کی ضرورت ہو قیمت دریافت فرمائیے۔

المشتہر متھائی ایل اینڈ سنز لودیانہ مشن کمپونڈ۔

نورافشاں کی توسیع اشاعت میں کوشش کرنا آپ کا فرض منصبی ہے۔

برہنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے اعلیٰ پیمانہ پر جاری ہے۔ اور قریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے اس ۔۔۔۔۔۔ کے متعلق وسیع اور عمدہ بورڈنگ ہوس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع حوض عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید برین سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ **المشتہر**

پرنسپل برہنگ ہائی سکول بٹالہ۔ ضلع گورداسپور۔

باغِ دل
دی گارڈن آف دی ہارٹ

ایڈیٹر محمد اسماعیل خانصاحب

یہ ایک ماہی یا سالہ انگریزی اور اردو فارسی میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے۔ اس میں خوبصورت تصویریں ہیں۔ چندہ سالانہ ۸ر اگر دو یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جائیں تو فی کاپی ۶ر چارج کیا جاتا ہے۔ یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔ نمونہ ۲ر کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ درخواستیں بنام

مس۔ ایم ویری ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی ایل لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں۔

طاقت بڑھانے والا پھل

کولا نامک افریقہ کا ایک نہایت قوت دینے والا پھل زیادہ فکر یا محنت کیوجہ سے یا غم و بیماری و تبدیلی آب وہوا کے سبب بدن کمزور ہو گیا ہو تو اس کے استعمال سے نئی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ یہ دم کو بڑھاتا ہے۔ اس سے گھوڑے کی سواری پہاڑ کی چڑھائی۔ کشتی کسرت ناچ گانا پڑھانا وغیرہ کاموں میں پہلے اسکو استعمال کرنے سے دم نہیں پھولتا۔ بھول دل دھڑکن کو روکتا ہے۔ رات کو جاگنا ہو اس کو پی لیجئے تکان نہیں ہوگا۔ یہ شراب اور افیون کی عادت کو چھڑاتا ہے۔ مفصل حالات کی فہرست بلا قیمت منگوا کر دیکھئے۔

قیمت ۴۰ خوراک کی شیشی عہ ایک روپیہ **المشتہر**

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودھیانہ

قائم شدہ سنہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ۔

حرفتی کارخانجات۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ دراز سے جاری ہے مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۶ء سے حصہ پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہیں۔ جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام نہایت تسلی بخش ہو گیا ہے۔ شرح خرچ خوراک معہ فیس طالب علم صہ ماہوار اگر ایک خاندان سے ۲ ہوں للعہ ۳ ہوں للعہ ماہوار۔ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ ارزاں قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن رکشا گڈو کرل بورڈ گیم وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت جن رکشا لعہ سے عہ گڈو کرل لعہ سے عہ تک۔

مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت کر سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ۶ر
غیر ممالک سے ۸ر
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

سالانہ	ششماہی	سہ ماہی	مقدار اشتہار
ے	صہ	ے	کالم کا آٹھواں حصہ
للعہ	ے	صہ	چوتھائی کالم
عہ	للعہ	ے	نصف کالم
للعہ	عہ	للعہ	پورا کالم
ا	ے	للعہ	پورا صفحہ

ہر ایک دفعہ کیلئے فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں۔

اطلاع ضروری۔ نامہ نگاروں کو چاہئیے کہ (۱) نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جا سکتے (۳) خطوط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار مہینہ میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جائیگا (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر لکھ دیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئیے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر ہوں مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر کئی صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جس کے پڑھنے سے بڑی دقت ہوتی ہے۔ مضمون صفحہ و ار ہونا ضروری ہے۔ ایڈیٹر۔

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اردو اور اردو سے شائع ہوتا ہے جس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں بعض ایڈیٹر کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۱۲ر سے لیکر عہ تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور جوالا یو پی سے طلب کر سکتے ہیں۔

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام وائیلی براؤن چھپا۔